سورة البقرة

آيات ٢٥٦ - ٢٥٨

لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ ۙ قف قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ
يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی
النُّوْرِ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی
الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ
حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ يُحْیٖ وَ
يُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ۚ ﴿٢٥٨﴾

سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت وامتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت وماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
نیکی کا قرآنی تصور
احکام حج وعمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت واحکام صوم
دنیا وآخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق ورضاع
احکام عدت وطلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت وجالوت
حرمتِ ربا
احکامِ دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

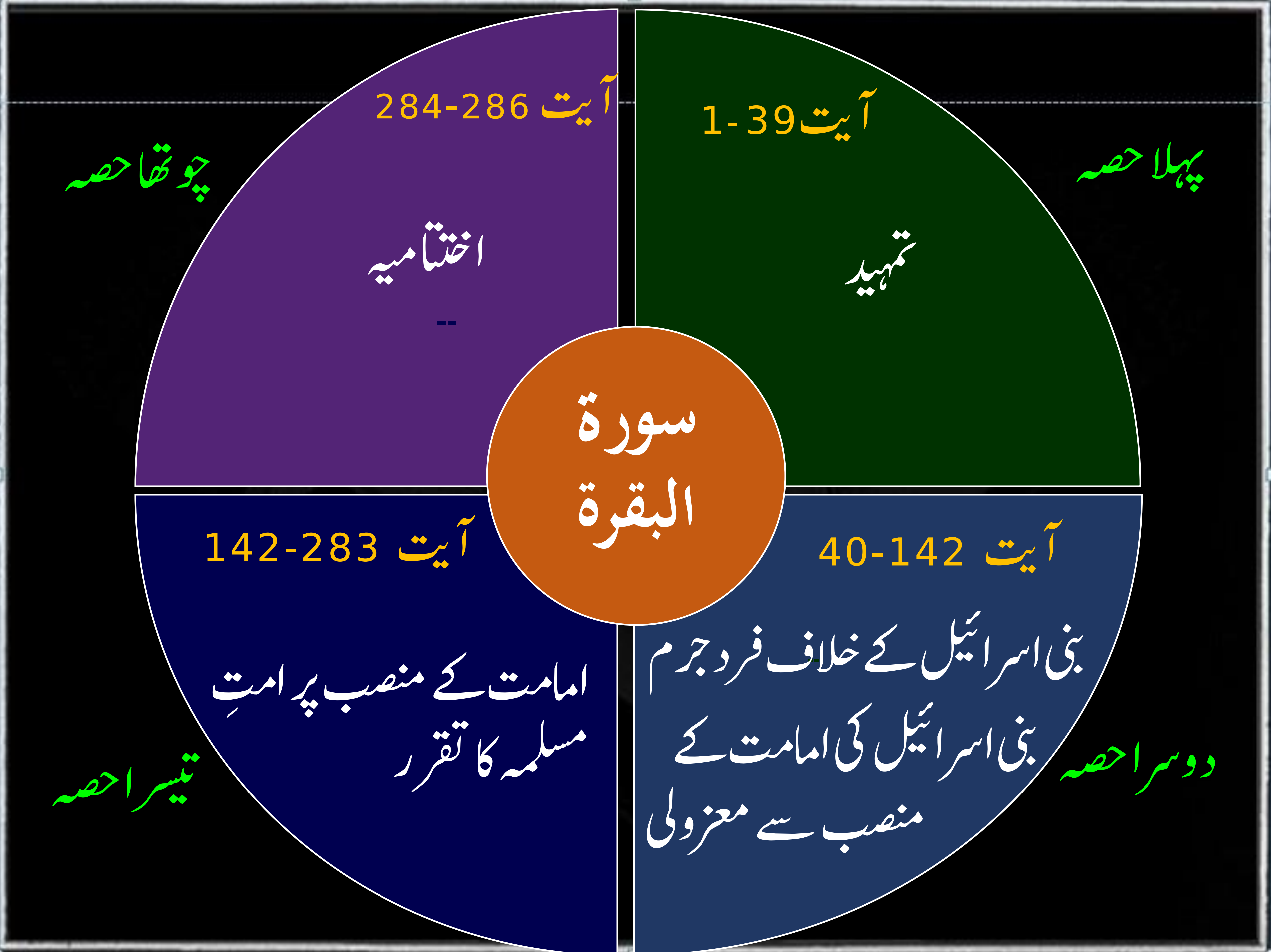
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- حلال و حرام کے احکام
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام- کامل اسلام کا مطالبہ
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۖ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ

لَآ اِكْرَاهَ - نہیں ہے کوئی جبر

فِى الدِّيْنِ - دین میں

قَدْ تَّبَيَّنَ - یقیناً واضح ہو گئی ہے

الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ - ہدایت گمراہی سے

فَمَنْ يَّكْفُرْ - پس جو انکار کرتا ہے

بِالطَّاغُوْتِ - طاغوت کا

وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ - اللہ (کی اطاعت) پر

أكرَهَ يَكْرِهُ ، إكْرَاهًا ۔ مجبور کرنا، زبردستی کرنا (VI)

دین ۔ آیۃ الکرسی میں بیان کیا گیا عقیدہ اور اسکی بنا د پر قائم ہونے والا نظام (اسلام)

غَوَى يَغْوِي ، غَيًّا صحیح راستے سے بھٹک جانا، گمراہ ہونا

طاغوت ۔ ایسا شخص، قوت، ادارہ، ریاست جو اپنے جائز حدود سے تجاوز کرکے آقائی اور خدائی کے منصب پر فائز ہو جائے اور لوگوں سے بندگی کا تقاضا کرے

① بندہ اگر اصولاً اللہ کی فرمانبردار کو حق مانے مگر اس کے احکام کی خلاف ورزی کرے تو یہ فسق ہے۔

② اللہ کی فرمانبرداری سے اصولاً منحرف ہو کر یا تو خود مختار بن جائے یا اس کے سوا اور کی بندگی کرنے لگے یہ کفر ہے۔

③ بندہ مالک سے باغی ہو کر اس کے ملک اور اس کی رعیت میں خود اپنا حکم چلانے لگے۔ اس آخری مرتبے کا نام طاغوت ہے

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

(م س ك)

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ - تو اس نے پکڑ لیا

اِستَمْسَكَ يَسْتَمْسِكُ ، اِسْتَمْسَاكًا - پکڑ لینا، روکے رکھنا (X)

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى - مضبوط حلقے کو

عُرْوَة - کڑا، حلقہ، کسی چیز کا دستہ یا قبضہ

وَثُقَ يوثُقُ ، وَثَاقَةً - مضبوط، نا قابل شکست ہونا

اردو میں : وثوق، واثق، وثیقہ، ثقہ

لَا انْفِصَامَ - نہیں ٹوٹنا ہے

فَصَمَ يَفْصِمُ ، فَصْمًا - توڑنا، کاٹنا

اِنفَصَمَ يَنْفَصِمُ ، اِنْفَصَامًا - ٹوٹنا، کٹنا (VIII)

لَهَا - اس کو

وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ - اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے

لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ
وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ
سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵۶﴾

دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے صحیح بات غلط خیالات
سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے اب جو کوئی طاغوت کا انکار کرکے اللہ پر
ایمان لے آیا، اُس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا
نہیں، اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے

Let there be no compulsion in religion: Truth stands out clear from Error: whoever rejects evil and believes in Allah hath grasped the most trustworthy hand-hold, that never breaks. And Allah hears and knows all things.

لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ‌ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ

دین میں جبر

- دین سے مراد۔ وہ پورا نظام زندگی ہے جو اس عقیدے کی بنیاد پر بنتا ہے جو گزشتہ آیت (آیۃ الکرسی) میں بیان ہوا ہے یہ " اسلام " کا یہ اعتقادی، اخلاقی اور عملی نظام ہے
- اسلام کا یہ نظام کسی پر زبردستی نہیں ٹھونسا جاسکتا
- اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، شعور اور تمیز دے کر اختیار کی جو آزادی دے ہے اس کے سبب اسلام میں لوگوں کو جبراً ایک عقیدہ اختیار کرنے کے لیے مجبور کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی
- کوئی چاہے تو اس دین کو اختیار کرے اور چاہے تو اسے اختیار کرنے سے انکار کردے
- انسان دین کی قبولیت اور عدم قبولیت میں آزاد چھوڑا گیا ہے۔ کسی طرح کا اس پر جبر نہیں کیا گیا
- اللہ نے ہر امت میں کوئی نہ کوئی نبی یا رسول بھیجا جنھوں نے پوری تندہی اور جانفشانی سے لوگوں کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ بندگی کے لائق صرف اللہ ہے اس کے علاوہ تمام وہ قوتیں جو اپنی بندگی کرانے کی کوشش کرتی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ ان کی آمد سے ہدایت کے راستے کو گمراہی سے ممیّز کردیا گیا ـــ اس کو قبول یا انکار کرنے کی ذمہ داری لوگوں پر

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۖ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ

دین میں جبر نہ ہونے کا یہ تصور مسلمانوں کے مجموعی مزاج میں پوری تاریخ میں پیوست رہا

- مسلمانوں نے جہاں جہاں بھی حکومتیں قائم کیں، بہت سارے ممالک فتح کیے انھوں نے غیر مسلموں کو مذہبی آزادی دی۔ ان کے جان و مال کی پوری حفاظت کی بلکہ ان کے مذہبی حقوق کو بھی کبھی نقصان نہ پہنچنے دیا اور ان کی عبادت گاہوں کو پورے احترام سے باقی رکھا
- سپین میں مسلمانوں کی 780 سال ، ہندوستان میں ایک ہزار سال تک اور سلطنتِ عثمانیہ کی تین براعظموں پر پھیلی 600 سال کی حکومت - اس بات کی گواہ ہیں کہ مسلمانوں نے کبھی بھی دین کے معاملے میں غیر مسلموں پر جبر نہیں کیا (یہ تاریخ کی گواہی ہے .....)
- سپین میں مسلمانوں کے آٹھ سو سالہ دور اقتدار کا موازنہ عیسائیوں کے فرڈی نینڈ کے چند ماہ کے دور حکومت سے ہی کرلیا جائے تو حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے
- مستشرقین نے "اسلام تلوار کے زور پہ پھیلا" جیسا جھوٹ دو ڈھائی سو سال اس تواتر کے ساتھ پھیلایا کہ بہت سے لوگ اس سے متاثر ہوئے مگر تاریخ اور تحقیق نے اس جھوٹ کی قلعی کھول دی اور اب یہ جھوٹ پھیلانے والا تاریخ سے نابلد قرار پاتا ہے

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کی غلط تعبیریں

- اس آیت سے غلط استدلال کی سب سے بڑی مثال، اتداد کے مسئلے میں اس کا اطلاق ہے
- یہ صاف ظاہر اور مسلّم ہے کہ کسی کو اسلام میں داخل کرنے کے لیے زبردستی نہیں کی جائے گی لیکن اسلام لے آنے کے بعد کچھ حدود و قواعد اور ضابطے لاحقے موجود ہیں جن کی پابندی اسلام میں ضروری ہے جن پر عمل کرنا ضروری ہوگا اور نہ کرنے پر وہ سزا کا مستحق ہوگا، جبکہ ایک غیر مسلم اس سزا سے مستثنیٰ ہوگا
- اس کی مثال۔ ایک شخص جو فوج میں جانے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے اس پر فوجی ضابطے لاگو نہیں ہوں گے لیکن ایک دفعہ فوج میں جانے کے بعد پھر اپنی مرضی کرنا..... ایسا نہیں ہو سکتا
- یا کسی ملک کی شہریت اختیار کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ انسان خود ہی کرتا ہے لیکن جب وہ کسی ریاست کا شہری بن جاتا ہے تو پھر کیا اسے ریاست کے آئین و قانون کی پابندی کرنا ہوتی ہے یا وہ اپنی من مانی یہ کہہ کر کرسکتا ہے کہ آئین و قانون میں کوئی جبر نہیں؟
- ارتداد کی روک تھام سے معاشرے میں نظریاتی انتشار، فکری انارا اور خلل امن عامہ کی پیش بندی

لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ‌ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ‌ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ

لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ کی غلط تعبیریں

- اسی طرح اس آیت سے یہ سمجھ لینا کہ نظام باطل کو ختم کرنے کے لیے بھی کوئی طاقت استعمال نہیں ہو سکتی، بھی غلط ہے
- اسلام تو آیا ہی اسی لیے ہے کہ انسانوں کے درمیان، انسانیت کے استحصال پہ مبنی نظام کو ختم کر کے اسلام کے عدل اجتماعی پہ مبنی نظام کو نافذ کیا جائے (اللَّهُ ابْتَعَثَنَا، وَاللَّهُ جَاءَ بِنَا لِنُخْرِجَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ، وَمِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا إِلَى سِعَتِهَا، وَمِنْ جَوْرِ الأَدْيَانِ إِلَى عَدْلِ الإِسْلامِ.... – ربعي بن عامر رضي الله عنه)
- "دین میں کوئی جبر نہیں ہے" کہنے سے قرآن کا منشا یہ ہرگز نہیں ہے کہ اسلامی نظام زندگی میں جابرانہ قوت (Coercive Power) کے استعمال کا کوئی مقام ہی نہیں ہے۔
- فَذَكِّرۡ إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ (٢١) لَّسۡتَ عَلَيۡهِم بِمُصَيۡطِرٍ (٢٢) سورة الغاشيه "اے نبی ﷺ آپ نصیحت کرتے رہیے کہ آپ تو نصیحت ہی کرنے والے ہیں، ان پر جبر کرنے والے نہیں" سے غلط استدلال
- یہاں آپ ﷺ کو تسلی کہ ان کا ایمان نہ لانا آپؐ پر شاق نہ گذرے اس کی ذمہ داری آپؐ پر نہیں

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ۬ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ

اَللّٰهُ وَلِیُّ -اللہ ان لوگوں کا دوست (مددگار) ہے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا - جو ایمان لائے

یُخْرِجُهُمْ - وہ نکالتا ہے ان کو

مِّنَ الظُّلُمٰتِ -اندھیروں سے

ظلمات - تاریکیوں سے مراد جہالت کی تاریکیاں ہیں
جن میں بھٹک کر انسان اپنی فلاح و سعادت کی راہ سے دور نکل جاتا ہے اور حقیقت کے خلاف چل کر اپنی تمام قوتوں اور کوششوں کو غلط راستوں میں صرف کرنے لگتا ہے

اِلَی النُّوْرِ -نور کی طرف

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا -اور جنھوں نے کفر کیا

اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ -ان کے دوست ہیں طاغوت

طاغوت - شیطان، باطل قوتیں اور ہر سرکش طاقت

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع

يُخْرِجُوْنَهُمْ - وہ نکالتے ہیں ان کو

مِّنَ النُّوْرِ - روشنی سے

اِلَى الظُّلُمٰتِ -اندھیروں کی طرف

اُولٰٓىِٕكَ -وہ لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ -آگ کے ساتھی ہیں

هُمْ فِيْهَا -وہ لوگ اس میں

خٰلِدُوْنَ -ہمیشہ رہنے والے ہیں

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۧ ﴿٢٥٧﴾

جو لوگ ایمان لاتے ہیں، اُن کا حامی و مددگار اللہ ہے اور وہ ان کو تاریکیوں
سے روشنی میں نکال لاتا ہے اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں، اُن کے
حامی و مددگار طاغوت ہیں اور وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ
لے جاتے ہیں یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے

Allah is the Protector of those who have faith: from the depths of darkness He will lead them forth into light. Of those who reject faith the patrons are the evil ones: from light they will lead them forth into the depths of darkness. They will be companions of the fire, to dwell therein (For ever).

محمد اقبال

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَوۡلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ

ولی کا مفہوم

- جو آدمی طاغوت کا انکار کرتا ہے اور اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ اللہ کی مضبوط رسی کو تھام لیتا ہے۔ اور اس کے بعد فرمایا کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے (اس کی وضاحت یہاں .....)
- ولی کا معنی ہے مددگار، کارساز، دوست، ساتھی اور حمایتی۔
- جو شخص ایمان لاتا ہے اس کے تمام رشتے اللہ کے ساتھ قائم ہو جاتے ہیں
- وہ جب اپنی کسی ذہنی، نفسیاتی یا عملی مشکل پر اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ اسے سنتا ہے۔
- وہ جہاں الجھنے لگتا ہے، وہ اس کی الجھنیں دور کرتا ہے۔ جہاں وہ ٹھٹھکنے لگتا ہے اللہ اسے حوصلہ دیتا ہے، جہاں وہ مخالفتوں کے ہجوم میں گھبرانے لگتا ہے، اللہ اسے سہارا دیتا ہے
- جب وہ اپنی پریشانیوں میں اللہ کو مدد کے لیے پکارتا ہے تو اللہ اسے مدد دیتا ہے
- کوئی ذہنی تاریکی، کوئی اندھیرا، کوئی مایوسی، کسی مخالفت کے گھرے سائے اور حالات کا کوئی جبر اس کا راستہ نہیں روک سکتا کیونکہ اللہ ایسی تمام تاریکیوں سے اسے نور کی طرف نکال کے لے آتا ہے

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۬ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ

- ظلمات (تاریکیاں۔اندھیرے) - یہ لفظ جمع کی صورت لایا گیا ہے اس لیے کہ انسان کو بہکانے، صحیح راستہ سے ہٹانے یا حق کے معاملے میں غیر مطمئن کرنے کے سو ذرائع اور بیشمار قوتیں [کفر، شرک، الحاد، مادہ پرستی، لاادریت (Agnosticism)، ہم جنس پرستی وغیرہ]
- لیکن نور کا لفظ واحد کی صورت میں لایا گیا ہے حالانکہ نور کی جمع انوار عربی میں موجود
- نور اللہ کی طرف سے عطا کی جانے والی ہدایت اور حق کا نام ہے۔اور اللہ کی طرف سے اترنے والی اس روشنی کا نام ہے جو دل ودماغ کو جگمگا دیتی ہے
- اس کا سرچشمہ ایک-وہ اللہ کی ذات اور اس کی نازل کردہ ہدایت بھی ایک ہے جو مختلف کتابوں کی شکل میں ہے لیکن اپنی معنویت اور حقیقت کے اعتبار سے وہ ایک وحدت ہے
- خدا کی ولایت و سرپرستی کو قبول نہ کرنے کا نتیجہ انسان کے انحراف اور طاغوت کی سرپرستی قبول کرنے کی صورت میں نکلتا ہے۔
- طاغوت (شیطان، باطل قوتیں اور سرکش طاقتیں) انسان کو زندگی میں اندھیروں اور بالآخر جہنم میں لے جانے والی ہیں

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡ حَآجَّ اِبۡرٰہٖمَ فِیۡ رَبِّہٖۤ اَنۡ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الۡمُلۡکَ ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ رَبِّیَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۙ

اَلَمۡ تَرَ - کیا نہیں تونے غور کیا

اِلَی الَّذِیۡ - اس کی طرف جس نے

حَآجَّ اِبۡرٰہٖمَ - بحث کی ابراہیم علیہ السلام سے

فِیۡ رَبِّہٖۤ - ان کے رب (کے بارے) میں

اَنۡ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الۡمُلۡکَ - کہ دی اس کو اللہ نے بادشاہت

اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ - جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے

رَبِّیَ الَّذِیۡ - میرا رب وہ ہے جو

یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ - زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے

حَاجَّ یُحَاجُّ ، مُحَاجَّةً وحِجَاجًا

جھگڑا کرنا، تنازعہ کرنا (III)

قَالَ اَنَا اُحۡیٖ وَ اُمِیۡتُ ؕ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاۡتِیۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ

قَالَ اَنَا -اس نے کہا میں (بھی)

اُحۡیٖ وَ اُمِیۡتُ-زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں

قَالَ اِبۡرٰهٖمُ - کہا ابراہیم علیہ السلام نے

فَاِنَّ اللّٰهَ -(اچھاتو) پھر یقیناً اللہ

یَاۡتِیۡ بِالشَّمۡسِ -لاتا ہے سورج کو

مِنَ الۡمَشۡرِقِ - مشرق سے

فَاۡتِ بِهَا -پس تو لا اس کو

مِنَ الۡمَغۡرِبِ-مغرب سے

أتَى يَأتِي ، إتْيانًا - لانا ، لے آنا

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَۚ﴿۲۵۸﴾

فَبُهِتَ - پس ششدر رہ گیا

بَهَتَ یَبْهَتُ ، بهْتًا - حیران ہونا

بُهِتَ - مجہول

بَهِتَ یَبْهَتُ ، بهْتًا - بے ہوش ہونا

بَهُتَ یَبْهَتُ ، بهْتًا - مبہوت ولاجواب ہونا

بُهْتَانٌ - (فُعْلَانٌ کے وزن پر مبالغہ) : حیران ہونا۔ انتہائی حیران و ششدر کرنے والا۔ پھر اصطلاحاً ایسے جھوٹ اور جھوٹے الزام کے لیے آتا ہے جسے سن کر انسان ششدر اور دم بخود رہ جائے

اردو میں : مبہوت ، بہتان

الَّذِیْ كَفَرَ - وہ جس نے کفر کیا (کافر)

وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی - اور اللہ ہدایت نہیں دیتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ - ظالم قوم کو

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ اَنۡ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَ
يُمِيۡتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحۡىٖ وَ اُمِيۡتُ ؕ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ
بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىۡ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۚ ﴿۲۵۸﴾

بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس سبب سے کہ خدا نے اس کو سلطنت بخشی تھی
ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہ
ہے جو جلاتا اور مارتا ہے۔ وہ بولا کہ جلا اور مار تو میں بھی سکتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ
خدا تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اسے مغرب سے نکال دیجیئے (یہ سن کر) کافر
حیران رہ گیا اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

Have you not Turned your vision to one who disputed with Abraham About his Lord, because Allah had granted him power? Abraham said: "My Lord is He Who Gives life and death." He said: "I give life and death". Said Abraham: "But it is Allah that causes the sun to rise from the east: Do you then cause him to rise from the West." Thus was he confounded who (in arrogance) rejected faith. Nor doth Allah Give guidance to a people unjust.

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ

اللہ مومنین کا ولی اور کفار کے ولی طاغوت - کی مثالیں

- اللہ مومنین کا ولی اور مددگار ہوتا ہے وہ انہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال کے لاتا ہے اور کفار کے مددگار طاغوت جو انہیں روشنی سے تاریکیوں میں لے جاتے ہیں (اس کی ۳ مثالیں)
- پہلی مثال - اس شخص کی جس کے سامنے ابراہیمؑ نے مضبوط دلائل کے ساتھ حق کو واضح کر دیا اور اس حق اس کے سامنے وہ لاجواب بھی ہو گیا۔ لیکن اس نے حق کو قبول نہیں کیا وہ برابر تاریکیوں میں ہی بھٹکتا رہا حتیٰ کہ وہ اپنے انجام بد کو پہنچ گیا۔
- یہ اس لیے کہ اس نے اپنا رشتہ اللہ سے توڑ کر شیطان سے جوڑ رکھا تھا اور اس نے طاغوت کے ہاتھ میں اپنی نکیل دے رکھی تھی
- مفسرین اس شخص کے بار میں تقریباً متفق ہیں کہ یہ بابل (عراق) کا بادشاہ نمرود تھا۔
- نمرود بابل (عراق) کے بادشاہوں کا لقب تھا (جیسے فرعون مصر کے بادشاہوں کا.......)
- فرعونِ مصر کی طرح نمرود بھی کا خدائی کا دعویدار تھا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ

- نمرود (اور فرعون) کی خدائی سے کیا مراد ہے
- تمام مشرک معاشروں کی ایک مشترک خصوصیت۔ وہ رب کو رب مانتے تھے لیکن صرف اسی کو رب اور تنہا اسی کو خدا اور معبود نہیں مانتے۔
- خدائی کو مشرکین نے ہمیشہ دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک فوق الفطری (Supernatural) خدائی۔ (اللہ کے ساتھ ارواح، فرشتوں، جنوں، سیاروں دیگر ہستیوں کو شریک ٹھہراتے ہیں)
- دوسری تمدنی اور سیاسی معاملات کی خدائی (یعنی حاکمیت) جو قوانین حیات مقرر کرنے کی مجاز اور اطاعت امر کی مستحق ہو اور جسے دنیوی معاملات میں فرماں روائی کے مطلق اختیارات حاصل
- نمرود کا دعوئے خدائی بھی اسی دوسری قسم کا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا منکر نہ تھا۔ اس کا دعویٰ یہ نہیں تھا کہ زمین و آسمان کا خالق اور کائنات کا مدبر وہ خود ہے۔ بلکہ اسے دعویٰ یہ تھا کہ ملک عراق کا اور اس کے باشندوں کا حاکم مطلق میں ہوں، میری زبان قانون ہے، میرے اوپر کوئی بالا اقتدار نہیں ہی، جس کے سامنے میں جواب دہ ہوں اور عراق کا ہر وہ باشندہ باغی و غدار ہے جو اس حیثیت سے مجھے اپنا رب نہ مانے یا میرے سوا کسی اور کو رب تسلیم کرے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ اَنۡ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ‌ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُۙ

- قرآنِ کریم کی ان آیات کی روشنی میں اس لفظ طاغوت کو دیکھیں جو یہاں دو تین مرتبہ آیا ہے
- اختیار مطلق کا دعویٰ، تحلیل و تحریم کا حق، قانون سازی کا مکمل اختیار، لوگوں کی زندگیوں کا مالک، ان سے غیر مشروط اطاعت کا تقاضا۔ انہی خصوصیات کی بنا پر اس کردار کو طاغوت کہا گیا
- اللہ کی طرف سے نمرود اور حضرت ابراہیمؑ کے مباحثے اور مناظرے میں غور کرنے کی دعوت۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام ہدایت یافتہ، ولایت الٰہی سے بہرہ مند اور نور کے دائرے میں آنے والوں کا ایک نمونہ جبکہ نمرود کفر اور طاغوت کا
- نمرود کا دعوی " انا احيي و اميت.. " موت وحیات کی حقیقت کی کچھ خبر نہ تھی (Misdirected)
- ابراہیمؑ کا نظام ہستی (کائنات) پر اللہ تعالیٰ کی حکمرانی سے اس کی ربوبیت اور الوہیت کی دلیل دینا
- نمرود خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا انکار کرنے سے عاجز رہا بلکہ کوئی بھی کافر، ابراہیمؑ اور قرآن کے ساتھ تمسک کرنے والوں کی برہان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔
- حق واضح ہو جانے کے بعد۔ حق کا انکار کیا، تکبر کیا۔ عناد، ضد اور ہٹ دھرمی کا راستہ اختیار کیا

ابراہیم علیہ السلام کا مسکن (بابل، عراق) اور پھر وہاں سے جزیرۃ العرب میں ہجرت - أطلس تاريخ الأنبياء والرسل